بہت ضروری اطلاع

احمدی احباب کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً مطلع کیا جاتا ہے کہ البدر کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ مینجر البدر کے نام ہونی چاہیئے اور البدر کے متعلق اس کی عدم رسی یا اور قسم کی متعلقہ شکایت ہو تو براہ راست دفتر البدر کو اس سے مطلع کرنا چاہیئے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے جب حضرت اقدس ع کو کوئی خط لکھتے ہیں تو اس میں ان امور کا بھی جو البدر کے متعلق ہیں حضرت حجۃ اللہ ہی سے جواب چاہتے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس سے آپ کے اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپ کو اخباروں سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے نہ آپ کو کوئی علم خریداروں ان کی قیمتوں کے وصول پانے یا روانگی اخبار کے متعلق ہوتا ہے بلکہ آپ کو تو ان کے مندرجہ مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اخبار میں جو کچھ درج ہوتا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی تالیف۔ ترتیب اور رائے ہوتی ہے حضرت اقدس ع سے کوئی استمزاج یا استصواب ان کے متعلق نہیں کیا جاتا اور نہ آپ کے اوقات گرامی میں اتنی فرصت ہے پس آئندہ کے لئے یہ ضروری نوٹ کر لیا جاوے کہ کل خریدار ہر قسم کی خط و کتابت براہ راست دفتر البدر سے کریں اور کسی معاملہ میں حضرت اقدس ع کی طرف نہ لکھا جایا کرے۔

رسید زر

تا ۲۶ مارچ

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی ڈاک شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ع۲ سے زیادہ ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۳ء تک ہے۔

فرمان علی صاحب ع۲
فیروز علی سٹیشن ماسٹر عہ
محمد اسیر صاحب صابری چشتی ع۲
محمد دین صاحب سیالکوٹ ع۲
یعقوب خان مونہ ع۲
شفیق الدین صاحب ضلع گنگ ع۲
کرامت اللہ صاحب دوالمیال ع۲
محمد اکبر صاحب جاگیردار ملود ع۲
غلام محی الدین صاحب نوشہرہ ع۲
محمد دین صاحب راولپنڈی ع۲
سیٹھ عبد الرحمان صاحب پانڈی چری ع۲
ڈاکٹر جمال الدین صاحب راولپنڈی ع۲
ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالہ ع۲
منشی نواب دین صاحب سیالکوٹ ع۲
ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی ع۲
منشی عبد الغنی صاحب پشاور ع۲
خانصاحب عجب خان ۳
حافظ احمد اللہ صاحب عہ

عبد الرحیم صاحب ترپتی عہ
ماسٹر قادر بخش صاحب لودیانہ ع۲
محمد حیات صاحب از سکہر ع۲
حکیم غلام محمد صاحب از افریقہ ع۲
ایس۔ ایم یوسف انبالہ ع۲
محمد سعید صاحب سیالکوٹ ع۲
عبد الرحیم صاحب راولپنڈی ع۲
چودہری محمد سرفراز صاحب بدوملی ع۲
سکندر شاہ صاحب بیگووال ع۲
محمد دین صاحب از تنوکے ع۲
نظام الدین صاحب لیری والہ ع۲

احمدی شعرا کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادروں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادۃ کو منظوم فرمادیں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کر دیویں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبولہ نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(محمد افضل)

نور دین

نامی جو کتاب ترک اسلام کے جواب میں حضرۃ امام الزمان کے ایما سے حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے تصنیف فرمائی ہے الحمد للہ کہ وہ اسم بامسمی ثابت ہوئی ہے اکثر لوگوں کے خطوط جنہوں نے اسکو مطالعہ کیا ہے حضرۃ حکیم صاحب کی خدمت میں آتے ہیں جنمیں سے بعض ہمنے بھی دیکھے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ بہت سی روحیں جو کہ اس فتنہ اور دجل سے ہلاکت کے گڑھے تک پہنچ چکی تہیں اور قریب تہا کہ اس میں گر کر اپنے آپکو تباہ اور ہلاک کردیں محض اسم بامسمی **نور دین** کے مطالعہ سے نجات پا گئیں بعض مولوی جو کہ آریہ مذہب کے لئے بالکل آمادہ تھے رجوع بہ اسلام ہوئے اور بعض اہل اسلام پر صرف اسم بامسمی **نور دین** کے ذریعہ سے حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا انکشاف ہوا ہے اور وہ بڑے شوق اور جوش سے مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کر کے آپکی طاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکہتے ہیں خدا تعالیٰ مصنف کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں بھی اپنے پاک مذہب کی خدمت کی ایسی ہی توفیق عطا فرماوے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ روپے ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ نقدی و پوشاک۔

نوٹ واضح ہو کہ یہاں پر کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کہانا ہوگا۔ **المشتہران**

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و میا محمد خان
از مقام یاڑی پور کشمیر تحصیل کولگام

توسیع اشاعت

(۱) محمد علی خان صاحب احمدی راولپنڈی سے ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں اور آئندہ امداد کا وعدہ فرماتے ہیں۔

(۲) محمد نواب خان صاحب ثاقب صاحب احمدی مالیر کوٹلہ کی لطف و عنایات کا بھی کارخانہ مشکور ہے جب سے آپ ایک عرصہ قادیان میں قیام فرما کر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں آپکی حسن سعی سے اب تک کافی تعداد خریداروں کی وصول ہو چکی ہے۔

(۳) ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ یوگنڈا ریلوے سے مجائے ... کے ... روپے سالانہ پر البدر کو خریدتے ہیں۔

(۴) سید محمد معراج الدین صاحب ہیڈ کلارک اپنی ہم مکتبی کے پرانے تعلقات کو مد نظر رکھکر اور خاکسار ایڈیٹر کو ایک دینی خدمت میں مصروف پاکر خاص ایڈیٹر کی امداد مبلغ ... فرمائی ہے جزاک اللہ

(۵) منشی حبیب اللہ صاحب میا میر سے توسیع اشاعت البدر میں دوسرے بھائیوں سے پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں "میں ہر اخبار البدر میں دیکھتا ہوں کہ فلاں بھائی نے ایک خریدار یا فلاں نے دو۔ آج میں بھی ایک خریدار آپکو دیتا ہوں اور آگے کو امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسیطرح کوشش کرتا رہوں گا۔

اگرچہ ہمارے بیرونجات کے احباب کو قادیانی اخبارات کی نسبت بہت سی شکایتیں بھی رہتی ہیں مگر تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ جو احباب قادیان آکر اور بنظر تحقیق کارخانہ کی کمزوری کے اصل وجوہات دریافت کرنے کے لئے دفتر البدر میں تشریف لے آتے ہیں تو ان کو بجائے شکایت کے ایک خاص ہمدردی البدر سے ہو جاتی ہے۔

ضروری نوٹس

۲۶ مارچ تک ہم نے کل احباب کی رسید زر درج اخبار کر دی ہے کہ اگر کسی صاحب کا چندہ سہواً درج اخبار نہیں ہوا حالانکہ اس نے ادا کر دیا ہوا ہے تو جس مہینہ میں چندہ ارسال کیا ہے وہ ...

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت

ہے اور ہونا چاہیئے پر لطیف بحث

براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱

اس مین شک نہین کہ بلاد غدغہ انسان کا ایسا نیک خاتمہ ہوجانا جسپر بالیقین نجات کی امید ہو اس بات پر موقوف ہے کہ اس کو صانع حقیقی کے وجود اور اسکی قادر مطلق ہونے کی نسبت اور اس کے وعدہ جزا سزا کی بابت یقین کامل کا مرتبہ حاصل ہوجاوے اور یہ امر صرف ملاحظہ مخلوقات سے حاصل نہین ہوسکتا بلکہ اس مرتبہ یقین تک پہنچانے کے لئے ایک ایسی الہامی کتاب کی ضرورت ہے جس کی مثل بنانا انسانی طاقتون سے باہر ہو اب اس تقریر کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے دو باتون کا بیان کرنا ضروری ہے اوّل یہ کہ یقینی طور پر نجات کی امید یقین کامل سے کیون وابستہ ہے دوم یہ کہ وہ یقین کامل صرف ملاحظہ مخلوقات سے کیون حاصل نہین ہوسکتا سو پہلے یہ سمجھنا چاہیئے کہ یقین کامل اُس اعتقاد صحیح جازم کا نام ہے جسمین کوئی احتمال کا شک باقی نرہے اور امر مقصود التحقیق کی نسبت پوری پوری تسلی اور تشفی دل کو حاصل ہوجاوے اور ہر ایک اعتقاد جو اس حد سے متنزل اور فروتر ہو وہ مرتبہ یقین کامل پر نہین ہے کہ مدار نجات کا اسبات پر ہے کہ انسان اپنے مولی کریم کی جانب کو تمام دنیا اور اس کے عیش و عشرت اور اس کے مال و متاع اور اس کے تمام تعلقات پر یہانتک کہ اپنے نفس پر بھی مقدم سمجھے اور کوئی محبت خدا کی محبت پر غالب ہونے نہ پاوے لیکن انسان پر یہ بلا وارد ہے کہ وہ برخلاف اس طریقہ کے جسپر اس کی نجات موقوف ہے ایسی چیزون سے دل لگا رہا ہے جن سے دل لگانا خدا سے دل ہٹانے کو مستلزم ہے اور دل بھی ایسا لگایا ہوا ہے کہ یقینی طور پر سمجھ رہا ہے کہ تمام راحت اور آرام میرا انہین تعلقات مین ہے اور نہ صرف سمجھ رہا ہے بلکہ وہ لذات جو یقین کامل اس کے لئے مشہود اور محسوس ہین جن کے وجود مین اس کو ایک ذرا سا شک نہین پس ظاہر ہے کہ جب تک انسان کو خدا تعالے کے وجود اور اس کی لذت وصال اور اس کی جزا و سزا اور اس کی آلا و نعماء کی نسبت ایسا ہی یقین کامل نہ ہو جیسا اس کو اپنے گھر کی دولت پر اور اپنے صندوق کے گنے ہوئے روپیون پر اور اپنے دلارام دوستون پر حاصل ہے تب تک خدا کی طرف دلی جوش سے رجوع لانا محال ہے کیونکہ کمزور خیال زبردست خیال پر غالب نہین آسکتا اور بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جب ایسا آدمی جسکا یقین نسبت امور آخرت کے دنیا پر زیادہ ہے اس مسافر خانہ سے کوچ کرنے لگے اور وہ نازک وقت جسکو جان کندن کہتے ہین۔ یکایک اس کے سر پر مددگار ہوکر اس کو ان یقینی لذات سے دور ڈالنا چاہے جو دنیا مین اس کو حاصل ہین اور اس کو ان پیارون سے علیحدہ کرنا چاہیے جنکو وہ یقیناً بچشم خود ہر روز دیکھتا ہے اور ان مالون اور ملکون اور روپیون سے اس کو جدا کرنے لگے جن کو وہ قطعاً اپنی ملکیت سمجھتا ہے تو ایسی حالت مین ممکن نہین کہ اس کا خیال خدا تعالے کی طرف قائم رہے مگر صرف اس صورت مین کہ جب اس یقین کامل کے مقابل پر خدا تعالے کے وجود اور اس کی لذات وصال اور اس کے وعدہ جزا و سزا پر بھی ایسا ہی یقین کامل بلکہ اس سے زیادہ ہو اور اس آخری وقت مین اس درجہ کا یقین جو خیالات دنیوی کی مدافعت کرسکے اس کو حاصل نہ ہو تو یہ امر غالباً اس کے لئے بدخاتمہ کا موجب ہوگا۔ اور یہ بات صرف ملاحظہ مخلوقات سے یقین کامل حاصل نہین ہوسکتا اس طرح پر ثابت ہے کہ مخلوقات کوئی صحیفہ نہین ہے کہ جسپر نظر ڈال کر انسان یہ لکھا ہوا پڑھ لے کہ ہان اس مخلوق کو خدا نے پیدا کیا ہے اور واقعی خدا موجود ہے اور اسی کی لذت وصال راحت حقیقی ہے اور وہی مطیعون کو جزا اور نافرمانون کو سزا دیگا بلکہ مخلوقات کو دیکھکر اور اس عالم کو ایک ترتیب احسن اور ابلغ پر مرتب پاکر فقط قیاسی طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مخلوقات کا کوئی خالق ہونا چاہیئے اور لفظ **ہونا چاہیئے** اور **ہے** کے مصداق مین بڑا فرق ہے مفہوم ہونا چاہیئے اس یقین جازم تک نہین پہنچا سکتا جس تک مفہوم ہے کا پہنچاتا ہے بلکہ اس مین کسی قدر رنگ شک باقی رہ جاتی ہے اور جو شخص کسی امر کی نسبت بطور قیاسی ہونا **چاہیئے** کہتا ہے اس کے قول کا صرف اسقدر خلاصہ ہے کہ میرے قیاس مین تو ہونا لازم ہے اور آگے مجھے خبر نہین کہ واقعہ مین ہے بھی یا نہین یہی وجہ ہے کہ جو لوگ فقط مخلوقات پر نظر کرنے والے گذرے ہین وہ نتیجہ نکالنے مین کبھی متفق نہین ہوئے نہ اب ہین اور نہ آئندہ ہونا ممکن ہے ہان اگر آسمان کے کسی گوشہ پر موٹی اور جلی قلم سے یہ لکھا ہوا ہوتا کہ مین ہی ہون وہ مالک خدا ہون جس نے ان چیزون کو بنایا ہے اور جو نیکون اور بدون کو ان کی نیکی اور بدی کا عوض دیگا تو پھر بلاشبہ ملاحظہ مخلوقات سے خدا کے وجود پر اور اس کی جزا سزا پر یقین کامل ہوجایا کرتا اور ایسی حالت مین کچھ ضرور نہ تھا کہ خدا تعالے کوئی اور ذریعہ یقین کامل تک پہنچانے کا پیدا کرتا لیکن اب تو وہ بات نہین ہے خواہ تم کیسی ہی غور سے زمین آسمان پر نظر ڈالو کہین اس تحریر کا پتہ نہین ملیگا۔ صرف اپنا قیاس ہے اور بس اسی جہت سے تمام حکماء اس بات کو قائل ہین کہ زمین آسمان پر نظر ڈالنے سے وجود باری کی نسبت شہادۂ واقعہ حاصل نہین ہوتی۔ صرف ایک شہادۂ قیاسی حاصل ہوتی ہے جسکا مفہوم فقط اس قدر ہے کہ ایک صانع کا وجود چاہیئے اور وہ بھی اس کی نظر مین کہ جو وجود ان چیزون کا خود بخود ہونا محال سمجھتا ہو۔ لیکن دہریہ کی نظر مین وہ شہادت بھی درست نہین کیونکہ وہ صانع عالم کا قائل نہین اسی بنا پر اس کی یہ تقریر ہے کہ اگر کوئی وجود بے موجد جائز نہین ہے تو پھر خدا کا وجود بے موجد کیون جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو پھر انہین چیزون کا وجود جن کو کسی نے بنتے ہوئے بچشم خود نہین دیکھا بے موجد کیون نہ مانا جاوے اب ہم کہتے ہین کہ وجود قدیم حضرت باری مین تو دہریہ کو ایک قیاس پرست کے ساتھ نزاع کرنے کی گنجائش ہے کہ مخلوقات پر نظر کرنے سے واقعی شہادۂ صانع عالم پر پیدا نہین ہوتی یعنی یہ ظاہر نہین ہوتا کہ فی الحقیقت ایک صانع عالم موجود ہے بلکہ صرف اس قدر ظاہر ہوتا ہے کہ ہونا چاہیئے اور اسی وجہ سے امر معرفت صانع عالم کی صرف قیاسی طور سے ہونا چاہیئے پر ختم ہوجاتا ہے چنانچہ ہم اس مطلب کو کسیقدر حاشیہ نمبر ۴ مین بیان کر آئے ہین جس مین ہم نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ عقل صرف موجد ہونے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے خود موجود ہونا ثابت نہین کرسکتی اور کسی وجود کی ضرورت کا ثابت ہونا شئے دیگر ہے اور خود اس وجود ہی کا ثابت ہوجانا یہ اور بات ہے اس سے کے نزدیک معرفت الٰہی صرف مخلوقات کے ملاحظہ تک ہی ختم ہے۔ اس کے پاس اس اقرار کرنے کا کوئی سامان موجود نہین کہ خدا فی الواقعہ موجود ہے بلکہ اس کے علم کا اندازہ صرف اس قدر ہے کہ ہونا چاہیئے اور وہ یہی سبب ہے کہ جب قیاسی مذہب کی طرف دیکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکماء متقدمین سے فقط قیاسی دلائل کے پابند رہے انہون نے بڑی بڑی غلطیان کین اور صد ہا طرح کا اختلاف طول کر بغیر تصفیہ کرنے کے گذر گئے اور خاتمہ ان کا ایسی بے آرامی ہوا کہ ہزارہا شکوک اور ذہولون مین پڑکر اکثر ان مین سے دہریئے اور طبعی اور ملحد ہوکر مرے اور فلسفہ کا مذہب ان کی کشتی ان کو کنارہ تک نہ پہنچا سکی کیونکہ ایک طرف تو حب دنیا نے انہین دبائے رکھا اور دوسری طرف انہین واقعی طور پر معلوم نہ ہوا کہ آگے کیا پیش آنیوالا ہے۔ سو بڑی بیقراری کی حالت مین حق الیقین سے دور اور مہجور رہ کر اس عالم سے انہون نے سفر کیا اور اس بارہ مین ان کا آپ ہی اقرار ہے کہ ہمارا علم صانع عالم اور دوسرا اور آخرت کی نسبت من حیث الیقین نہین بلکہ من حیث ما ہو اشبہ ہے یعنی اس قسم کا ادراک ہے کہ جیسے کوئی بغیر اطلاع حقیقت حال کے یون ہی اٹکل سے ایک چیز کی نسبت کہے کہ اس چیز کی حالت کے یہی لائق ہے کہ ایسی ہو اور اصل مین نہ جانتا ہو کہ ایسی ہے یا نہین حکیمون نے جس امر کو اپنی رائے مین دیکھا کہ ایسا ہونا مناسب ہے اس کو اپنے گھر مین۔۔ تجویز کرلیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے کوئی کہے مثلاً زید کا اس وقت ہمارے پاس آنا مناسب ہے اور آپ ہی دل مین ہار لے کہ ضرور آتا ہوگا اور پھر سوچے کہ زید کا گھوڑے پر ہی آنا لائق ہے اور پھر تصور کرے کہ گھوڑے پر ہی آیا ہوگا ایسا ہی حکیم لوگ اکثر اپنا

مکالمہ

سیاحت کلکتہ مین مجھے ایک شیعہ مولوی سے گفتگو کا اتفاق ہوا وہ مولوی امام باڑہ ہگلی کے سرپرست اور وہان کے پیش نماز تھے بڑے محدث اور متکلم تھے ایک دفعہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت تذکرہ ہوا جو ذیل مین دلچسپی کے لئے درج ہے بنظر تسہیل قال اقول سے تفہیم کی گئی ہے۔ (ابو ہذا)

قولہ ۔ حضرۃ عائشہ کی نسبت قرآن کریم صرف ان کو تہمت زنا سے بری ٹھیراتا ہے اور کچھ نہین۔

اقول ۔ پہر اس آیت کے کیا معنے ہین۔ الطیبات للطیبین (النور)

قولہ ۔ بیشک خیانت زنا سے وہ پاک ہین مگر بالکل طیب اور ہر قسم کے گناہ سے نہین نہین۔

اقول ۔ کیا آپ اس جگہ کلمہ طیبات کو مخصوص المعنی کرتے ہین پھر اس آیت کے کیا معنے ہین (حتی یمیز الخبیث من الطیب) پھر تمہاری کتابون مین۔ دعاؤن مین پنجتن پاک کو بھی طیبین کرکے لکھا ہے پہر اس جگہ بھی مخصوص المعنی ہے۔

قولہ ۔ چونکہ معاملہ افک زنا کا تہا۔ اسلئے طیبات کہنا برائت زنا کے لئے مخصوص ہوا۔

اقول اصل واقعہ افک کا تو پیچھے گذرا (ان الذین جاؤ بالافک عصبۃ الخ) یہان تو خداوند عالم ایک عام معیار پیش کرتا ہے جو اپنے اصلی معنون مین رسول خدا صلعم اور ان کی ازواج مطہرات اور مومنین معہ ان کی ازواج مومنات سبکو شامل ہے۔ پہر آپکے خیال مین طیبات سے جزئی مخصوصی طہارت کس طرح ثابت ہوتی ہے کیا۔ طیبون جو تذکیر کے لئے آیا ہے بالمقابل طیبات کے وہ بھی مخصوص المعنی ہوگا اور حضرت رسول کریم صلعم کی طرف اس کا اسناد بھی مخصوص ہوگا۔

دوم ۔ الخبیثات للخبیثین بھی جزئی مخصوصی خیانت مین منحصر ہوگی۔

سوئم ۔ اسی سورۃ مین پہلے مذکور ہوچکا الزانی لا ینکح الا زانیۃ الخ پہر دوبارہ ذکر کی علت کیا ہو دوسرے الفاظ مین۔

قولہ رسول کریم صلعم تو ہر بات مین طیب تھے مگر عائشہ نہتی کیونکہ اس کی طہارت نہ منصوص ہے۔ اور نہ مجمع علیہ امت۔

اقول مولوی صاحب اس جگہ جو الفاظ ایک دوسرے کے بالمقابل واقع ہین وہ تو متحد المعنی ہین یعنی ایک ہی قسم کے الفاظ ہین اور ایک ہی معنے مین موضوع ہین صرف تذکیر اور تانیث کا فرق ہے پہر ایک کو کامل طیب اور دوسرے کو جزء الطیب مراد لینا کیسے ۔حضرت عائشہ کے تطہیر اور عصمت پر ایک یہی آیت اور دوسری آیت تطہیر اور تیسری آیت یا نساء النبی لستن کاحد من النساء نص مبین ہے اور یہان اجماع سے بحث نہین ہے قرآن سے بحث ہے۔

قولہ ۔ اگر طیب ہو بھی گئی تو کیا پیچھے گناہ کیا اور مستحق دوزخ ہوئی بلکہ طہارت بھی زائل۔

اقول ۔ وہ کیون ۔ لہم مغفرۃ و رزق کریم جو اسی آیت کے بعد واقع ہے اس کے کیا معنے ہین۔ یہ کلمے تو اس کی عاقبت محمود کی خبر دیتے ہین اور ان سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے لاکیر اور خدا نے تو طیبین کو بشارۃ جنت کا معًا وعدہ دیا ہے الذین تتوفی ہم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون (نحل)

قولہ یہ بشارۃ صرف بنا کے لئے ہے کیونکہ اس پر علی مرتضی علیہ السلام نے حد جاری نہین فرمائی حضرت صاحب الامر حد جاری کرین گے اور رزق کریم یہ کہ مفت بلا محنت تنخواہ اس کو ملتی تہی اور علی مرتضی علیہ السلام نے تو حضرت عائشہ کو طلاق بھی دیدیا تہا بجائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے۔

اقول ۔ مولویصاحب آیات ذیل کے کیا معنے ہین اولئک مومنین حقا لہم مغفرۃ و رزق کریم (انفال)

لھم درجات عند ربھم و مغفرۃ و رزق کریم ۔ (انفال) لھم مغفرۃ و رزق کریم (الحج)

فبشرہ بمغفرۃ و اجر کریم (یٰس) اور نیز دیکھو تفاسیر شیعہ زیر آیات بالا وہ کیا لکھتے ہین کیا وہ مغفرۃ اور رزق کریم سے اس دنیا کا آرام مراد لیتے ہین یا عقبیٰ اور یوم آخرت کا سب مفسرین شیعہ اس سے مراد بہشت اور نعماء خلد لیتے ہین (عمدۃ البیان) صفحہ ۳۹۷ و ۴۰۸ پھر کیا حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت اگر کوئی آیت ہاپچو قسم قرآن کریم مین مذکور ہو تو اس کے اور معنے ہوجاوین گے۔ استغفر اللہ ۔ استغفر اللہ کس قدر تعصب سے دل سیاہ ہوگئے ہین ہان یہ تو فرمائیے کہ صاحب الامر کس طرح حد جاری کرین گے کیا کوئی قاعدہ قرآن کریم مین ایسا بھی ہے کہ گناہ ایک امام کے وقت مین صادر ہوا۔ اور اس امام نے اس کو سزا نہ دی تو دوسرے ہزار سال کے بعد آخری امام آکر سزا دین۔ پہر کیا وہی امام شیعان جو عائشہ کے خوف سے فرار غار مین وہ کیسے سزا دین گے سالیکہ نکو از بہارش ...... پیداست۔ مولانا یہ طلاق کیسے کیا بیٹا ماں کو طلاق دے سکتا ہے۔ اور اس قسم طلاق کا ذکر قرآن مین کہان ہے۔

قولہ علی مرتضیٰ سے وہ لڑائی تھی جو نفس رسول تہا اس لئے وہ مومنہ نہین بلکہ مستحق لعنت ہے۔

اقول ۔ اس کا جواب حسب ذیل ہے۔

(۱) اگر حضرت عائشہ نفس رسول سے لڑائی تو علی مرتضیٰ علیہ السلام مان سے لڑا وازواجہ امہاتہم

(۲) حضرت عائشہ بھی نفس رسول ہے (لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنات بانفسہم خیرا الخ) اس مین حضرۃ عائشہ کو نفس مومنین کہا گیا ہے پہر رسول خدا صلعم اول المومنین ہین حضرۃ عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی۔ دوسری صورت علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہرا افراد مومنین مین داخل ہین پہر عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی اور وہ نفس رسول ہے پس عائشہ بھی نفس رسول ہوئی (دیکھو اقلیدس کا اصل نمبر) تیسری صورت لقد جاءکم رسول من انفسکم اور اس عمومیت حکم مین عائشہ بہی داخل ہے۔

(۳) نفس کا اطلاق محاورہ قرآن مجید مین خویش واقارب۔ قوم۔ نزدیکی۔ گہر والون پر بھی آیا ہے جعل لکم من انفسکم ازواجا ولا تخرجوا انفسکم من دیارکم فسلموا علی انفسکم۔ بعث فیہم رسولا من انفسہم۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم۔ پہر حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار ہونے مین کس کو انکار ہے۔

(۴) بعد فیصلہ جنگ علی مرتضیٰ نے اسکو باعزاز تمام مدینہ بھیجدیا اور درحقیقت مولا مشکلکشا کا یہ فعل اور سلوک اپنی ماں سے قابل قدر ہے اور مسلمات شیعہ کے ابطال پر وجدانی عملی دلیل جس کا معقول جواب اہل تشیع کے پاس قطعًا نہین ہان چند طفل تسلی تاویلین ہون تو کیا اس فعلی دلیل نے اہلاک مذہب تشیع کے لئے مہر لگا دی ہے ہم

(۵) باوجود دسترس اور کامل قدرت کے علی مرتضیٰ کا طرز عمل یہ جب کہ عائشہ زندہ موجود تہی اور تمہارا سلوک یہ کہ باوجودیکہ تمہاری ماں ہے اور مومنہ ماں ہے اور فوت بھی ہوچکی پس غور کرو۔ ایک تو مومنہ ماں پر لعنت بھیجتے ہو اور بیشک کتاب مجید نے اس کو مومنات مین داخل کرکے شمار کیا ہے الذین یرمون المحصنات الغفلات المومنات یہ قرآن سے مخالفت ہوئی دوسری اتباع کا دعویٰ اور اس کے نقش قدم پر چلنا اس نے باوجود اس کے کہ حضرت عائشہ نے اس کے بالمقابل تلوار نکالی قابو پاکر عزت کی یا اظہار اعراض کیا اور تمہارا یہ عمل کہ اس پر جو مر چکی ہے لعنت بھیجتے ہو فعل علی سے مخالفت دوسری ہوئی۔

(۶) آیت الذین یرمون المحصنات مین ایک اور پیشگوئی

خبرین

ریلوے پر نالش ۔ ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لیئے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تھا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے رتی لال کے گھربار کا گویا کہ ستیاناس ہو گیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہرچند انتظام ریلوے کا کچھ قصور نہین تھا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پترول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالبًا یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فروگذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۳۴ ہزار روپے کی ڈگری کی گئی ہے تو پانچ لاکھ کے مقابلہ مین قلیل ہو لیکن تاہم ۳۴ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہ ہوگی استغاثہ کی طرف سے مسٹر ارڈلی نارٹن صاحب نے بڑی سرگرمی سے پیروی کی ہے ۔ عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے تک اپیل کی جاوے پھر بیرسٹرون کی فیس مین بھی ہزارون روپے اڑ گئے ہون گے یہ مقدمہ کئی مہینون سے چلتا تھا اور پیشیان ایکدرجن سے کم نہ ہون گی ۔

ٹرانسوال مین طاعون ۔ ٹرانسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بھی اس کی وارداتین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بھی جان بحق ہو رہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو رہے ہین نئی بستی شہر سے ۱۲ میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیان کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوینگے اس سے طاعون کے ذرات بھی امید کہ معدوم ہو جاوینگے ۔ ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۶۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملہ ان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہو گئے ہین ۔

طاعون کی ترقی ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۵۲۸ فوتیان ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۱ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین ۔

پنجاب مین دس ہزار ۳۱۷ فوتیان بمقابلہ ۱۳۱۴۶ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۵۰۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۸۰ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۴۹۷۰ بمقابلہ ۸۸۳۴ کے ۔ ممالک وسطی مین ۴۸۰ بمقابلہ ۴۲۲۹ کے وسط ہندوستان ۱۰۱۴ بمقابلہ ۹۵۵ کے ۔ راجپوتانہ مین ۱۳۴۳ بمقابلہ ۱۲۱۶ کے کشمیر مین ۵۲۶ بمقابلہ ۴۰۵ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۹۲۵ کے ۔ شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے ۔ پچھلے سال

اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۶ تھی ۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی یتیم خانہ کے لئے چھ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی ۔ مسٹر آر ایچ بادی لینڈ پچھلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کر کے اس کی امداد کے لئے چھ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تھا چنانچہ مسٹر بادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی ۔ اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہو گئے

بمبئی مین چندہ دستگیری کھلا ۔

الہ آباد مین طاعون کا زور رہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین ۔

گورداسپور مین پچھلے ہفتہ ۱۱۸۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶ ۔ شاہ پور مین ۸۲۱ ۔

ہفتہ مختتمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۲۷ لاکھ ۹۰ ہزار نوسو روپیہ تھی ۔ (عام)

تینوں اقوام کا اتفاق یا اتحاد

جنگ روس وجاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہٗ نے اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہمارے بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح الشان نے بیرن ڈی اسٹورنلز صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قومون کے مابین سر دست جو خرابی واقع ہو رہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہیئے کہ متفق ہو کر اسکو گھٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پریس کے ہاتھ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گھٹا اور بڑھا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بھی شامل ہے ہمہ تن کوشان ہو کر اس فرض کو ادا کرینگے دوران کلام مین آپنے روس وجاپان مین لڑائی ہونے پر بہت درد اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتھ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد منفرد طور پر منظور ہین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے ۔

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہو گئین تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہانتک ہو سکے اس آگ کو ٹھنڈا کرنے مین سعی کوشش کرین حضور ممدوح کے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تو دل سے اس واقعت کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہے کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود فرو ہو جاویگی ۔

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بزور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے علیحدہ رہنے کی شرائط کی پابندی کما حقہ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی ہے ۔ روس کی ان تند اور نیم سرکاری دھمکیون اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سررشتہ انتظامیہ کا شائع کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے التجا کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہئے اور کسی کی طرفداری ہرگز نہ چاہئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جانے پر تہ دل سے اظہار رنج وافسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ یہ لڑائی جلد ختم ہو جاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہیئے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جاسکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام بنی آدم کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے ۔

روسیون نے خبر رسانی کا ایک محکمہ خاص تنگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے ۔

ولاڈیو سٹک مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بھاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین ۔

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پھر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاڑ گئے اور خبردار ہو گئے مگر تاہم ایک تارپیڈو بوٹ روسیون کا غرق ہو گیا ۔

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج معہ توپ خانہ آئی تھی ۔

۸۰۰۰ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگوٹک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے ۔

روسیون کا ایک گروہ اس لئے سرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نکر سکا اس مین سے تین عورتون کو توپ سے اڑایا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین

روس مین جنگی بیڑے کی مرمت کے لئے قومی چندہ کھلا ہے دہ لاکھ ...

بھی ہے یعنی پہلی تہمت اسپر زنا کی لگائی گئی۔ اس پر بھی لعنت کی گئی اور اب تہمت دوسری شیعون نے لگائی کہ وہ مومنہ نہین ہے اس لئے انپر بھی لعنت ہے غور کرو یرمون اور دیگر الفاظ آیت پر فتدبر۔

اس کے بعد مولویصاحب ساکت ہو گئے درمیانی آیت تطہیر پر بھی (شاہدان نے بحث کی تھی انشاء اللہ اس کو علیحدہ پھر لکھون گا یہان پر درج کرنا نہین چاہتا۔

(نذر علی از پشاور)

میرٹھی ضمیمہ شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

مین البدر کے معزز ناظرین کا بہت ہی ممنون ہون جنہون نے شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے تاکیدین کین مین بلا کسی تحریک کے اس خدمت کے لئے حاضر تہا اور ہون صرف اس بات کی انتظار مین تہا کہ میری اگلی نوشتہ کا میرٹھ سے کیا جواب نکلتا ہے کیونکہ مین نے تمام علمی اعتراضون کا جواب دیکر اتمام حجت کر دیا وہاں صدائے برخاست والا مضمون ہے جس سے صاف کھل گیا کہ ان لوگون کو تحقیق منظور نہین بلکہ محض تمسخر و استہزا مطلوب ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن۔ شحنہ ہند کا اڈیٹر ایک طرف حضرۃ مرزا صاحب سے اس لئے مخالفت ظاہر کرتا ہے کہ ان پر قرآن کریم کی آیات کیون نازل ہوتی ہین اور وہ کیون الہام کے مدعی ہین حالانکہ یہ دروازہ بالکل بند ہو چکا دوسری طرف خود اپنے الہام میں بعض آیات قرآنی ہین۔ بہلا کوئی اس بہلے مانس سے پوچھے کہ یہ کیا انصاف ہے تعجب ہے کہ شحنہ ہند کے ناظرین ایسے بھولے ہین کہ بالکل نہین سمجھتے اور اس سے سوال نہین کرتے کہ تم پر کیون آیات قرآنی نازل ہوتی ہین۔ اور کیا وجہ ہے کہ تمہین شریک نبوت نہ ٹہرایا جاوے پہر دوسرا اعتراض اسکا یہ ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب پیشگوئی کر کے عالم الغیب ہونیکا دعوی کرتے ہین حالانکہ یہ خود بہی پیشگوئی کرتا ہے اور پہر بڑے زور سے۔ چنانچہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کے ضمیمے مین لکھا ہے "ہم پہر علی الاعلان پیشگوئی کرتے ہین کہ مقدمات متذکرہ حسب مراد فیصل نہ ہون گے۔" اس کا کذب کچھ تو ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ آئندہ بفضلہ تعالے ہو جاویگا مگر یہ پیشگوئی کیسی؟ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ ۸ دسمبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ ہم کو تو غیب دانی اور پیشگوئی کا دعوی نہین ہے۔ اگر یہ ٹہیک ہے تو پہر پیشگوئی کیون کرتے ہو؟ پہر ایک اور افترا کیا ہے اور بہتان باندھتے ہوئے مطلق خدا کا خوف نہین کیا کہ مرزاجی ہر سال پیشگوئی کرتے ہین کہ ضمیمہ بند ہو جاویگا۔ لاحول ولا قوۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو کیا ضرورت ہے کہ ضمیمہ کے لئے پیشگوئی کرین یا اس کے بند ہو جانے کی دعا کرین وہ اس سید المعصومین خاتم الخلفاء کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہے ہان اگر کچھ نقصان کرتا ہے تو اپنا ہی مین جہان تک مجھے علم ہے کہ سکتا ہون کہ حضرۃ مرزا صاحب کی محفل مبارک مین تو ضمیمہ کا کبھی ذکر بھی نہین ہوا بلکہ ہم احمدی تو ضمیمہ کے جاری رہنے پر خوش ہین۔ کیونکہ اس سے فریقین کی اخلاق کا موازنہ کرنیکا موقعہ حق جو طبائع کو ملتا ہے جب تک رات نہو۔ دن کی کیا قدر ہو سکتی ہے ہماری احمدی بہائی جہان ضمیمہ آتا ہو وہان ضرور البدر کا پرچہ پہونچانے کی کوشش بھی کیا کرین تاکہ ان کو معلوم ہو کہ تقوی اور احسان کی راہون پر قدم مارنے والی ... کونسی جماعت ہے کیونکہ برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس مین ہو مگر افسوس تو یہ ہے کہ شحنہ ہند اس کی پیش بندی پہلے ہی کر رہا ہے وہ نصیحت کیا کرتا ہے کہ دیکھو مرزائیون سے وفات مسیح کے متعلق بحث نکرنا یہ صرف اس لئے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ کوئی شخص احمدیون کی اس بحث مین جیت نہین سکتا اب اس نے یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ مرزائیون سے ملاقات نہ رکھین اور جو کچھ پوچھنا ہو اپنے علماء سے پوچھین۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ شاید ہمارا پول نہ ظاہر ہو۔ مگر کیا وہ باوجود اس قدر بندشون کے سعید روحون کو مسیح موعود کے آستانے پر گرنے سے روک سکتا ہے ہرگز نہین والدہم لوزد الجنس یمیل الی الجنس شحنہ ہند کو بعض نامہ نگار بھی ایسے ہی ملے ہین جو تمسخر و استہزا اور گالیان دینے مین اپنا مد مقابل نہین رکھتے اور واقعی ہم ان کے مقابلے مین ہار ماننے کو طیار ہین۔ یکم فروری کے ضمیمے مین دو نظمین چہپی ہین ان مین تہذیب کا خون کرنے مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا گیا افسوس کہ مین اس کا ایک شعر بھی نقل نہین کر سکتا۔ کیا یہی شیوہ ایمانداری و اتقا ہے! کیا یہی حیا و شرم کا تقاضا ہے استغفر اللہ۔!

شحنہ ہند کے اڈیٹر مدعی تو ہین مجدد السنۃ مشرقیہ ہونے کے! مگر یہ نہین بتاتے کہ آپکے ظہور کی خبر کونسی حدیث مین تھی! یا خود ساختہ خطاب ہے زیادہ سے زیادہ آپ کوئی قدرت دکھا کر موجد بن سکتے تھے! نہ کہ مجدد اور پہر السنۃ مشرقیہ کی جن ایک ہا بہی خواہ پوری طور سے فارسی و عربی کے محاورات جدیدہ سے بھی آگاہ نہ ہون۔ حضور والا نے ایک کتاب پر ریویو لکھا ہے۔ کتاب تو جس پایہ کی ہے وہ مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے کہ اس کے مولف کو عبارت لکھنے کا بھی سلیقہ نہین۔ اور خود ہی اپنی تردید آپ کرتے ہین مگر اسپر علم و فضیلت کے مدعی اور کہتے ہین دیکھا ہم نے کیسا دندان شکن جواب دیا ہمارے میرٹھی بہائی اس کتاب کو دیکھکر ضرور ہنستے ہون گے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کے معنے خلاصۃ التفاسیر سے لکھا ہے پھر جب وفات دی تو نے مجھے تھا تو محافظ ان پر پہر آگے چل کے لکھتا ہے یعنی جب تو نے مجھے آسمان پر بلا لیا تو پہر تو ہی نگہبان تہا۔ اتنا خیال نہین کیا وفات کے معنے آسمان پر بلانے کے ہین؟ اس کا ریویو پڑہئے تحمد لک یا من انزل علینا الخ اور پہر اگلا فقرہ ہے و نصلے علی من ارسل الینا۔ تقابل کا خیال کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ خدا پر درود پڑہنے شروع کر دیا ہے اور پہر اس کے ساتھ النبی الامی کا شوشہ جس کی صفت ہے حسنہ الصبیح۔ اب تقاضائے بلاغت تو یہ تہا کہ نبی کو امی کہا تو اس کے علم و عرفان کا ذکر کرتا۔ مگر نہین قافیے کی رعایت کا خیال ایسا دوڑا کہ حسن کی تعریف بے موقعہ لے دوڑے۔ اس کے بعد پہر خدا کی صفت شروع کر دی ہے سیدنا ابن مریم المسیح حالانکہ اپنے رسول کریم صلعم کے ساتھ سیدنا لکھنا ضروری نہین سمجھا نجی من القتل والصلب القبیح۔ گویا قتل تو بہتر تہا صلب قبیح ... تہا۔ یا محض رعایت سجع فرجا لک کیون نہ ہو آخر بڑے دور سے مسافت طے کر کے جو آئے ہین بینت بناء رفیعا الذی بازاء صولتہ و جبروتہ بناء کی صفت صولت و جبروت سے ایجاد شدہ سے کم نہین۔ تزلزلت وانہدم دیارا یہ دیارا چہ معنے دارد۔ کیا لازم فعل کا بھی مفعول ہوتا ہے۔ پہر کامل عمارتہ المبیتہ لکھا ہے یہ لا ضمیر راجع ہے دیار کی طرف جو دور کی تبع ہے سبحان اللہ۔ الحمد للہ شتیعا یہ شتیعا بہی عمارت کی صفت ہے سجا فرمایا پہر لکہتے ہین وسنت خاتم المرسلین الذین شانہ لا نبی بعدی یہ الذین بھی برمحل فرمایا خیر یہ ایک سرسری نظر ہے باوجود اسکے کہ دانی و دعائے مجددیت ہے ہم انشاء اللہ تعالی اب پہر ضمیمہ کے جواب کا سلسلہ شروع کرنے والے ہین۔

(احمدی گجراتی)

لوٹ۔ چونکہ خاکسار اڈیٹر ایک ضروری کام کے لئے قریب ایک ہفتہ کے قادیان سے باہر رہا ہے اس لئے اخبار ۸ صفحہ پر ملا کی

خبرین

ریلوے پر نالش - ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لئے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تہا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے رتی لال کے گھر بار کا گویا کہ ستیاناس ہو گیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہرچند انتظام ریلوے کا کچھ قصور نہین تہا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پٹرول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالباً یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فرد گذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۳۳ ہزار روپے کی ڈگری کی گئی ہے جو پانچ لاکھ کے مقابلہ مین قلیل ہو لیکن تاہم ۳۳ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہ ہوگی استغاثہ کی طرف سے مسٹر ارڈلی نارٹن صاحب نے بڑی سرگرمی سے پیروی کی ہے - عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے کو اپیل کی جاوے پہر بیرسٹرون کی فیس مین بھی ہزارون روپے اڑ گئے ہون گے یہ مقدمہ کئی مہینون سے چلتا تہا اور پیشیان ایک درجن سے کم نہ ہون گی +

ٹرنسوال مین طاعون - ٹرنسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بھی اس کی وارداتین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بھی جان بحق ہو رہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو رہے ہین نئی بستی شہر سے ۲ میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیون کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوینگے اس سے طاعون کے ذرات بھی امید کہ معدوم ہو جاوینگے - ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۲۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملہ ان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہو گئے ہین +

طاعون کی ترقی ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۲۷۵ فوتیان ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۶ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین -

پنجاب مین دس ہزار ۲۷۱ فوتیان بمقابلہ ۱۳۶۴۴ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۵۰۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۰۷ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۴۷۹۷ بمقابلہ ۳۴۸۸ کے - ممالک وسطی مین ۴۲۸۰ بمقابلہ ۹۰۲۲ کے وسط ہندوستان مین ۱۰۱۴ بمقابلہ ۹۵۵ کے - راجپوتانہ مین ۱۰۳۳ بمقابلہ ۶۲۱ کے کشمیر مین ۵۲۶ بمقابلہ ۴۰۵ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۹۲۵ کے - شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے + پچھلے سال

اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۶ تھی -

انجمن حمایت اسلام لاہور کی شاخ یتیم خانہ کے لئے چھ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی - مسٹر آر ایچ بادی لینڈ پچھلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کر کے اس کی امداد کے لئے چھ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تہا چنانچہ مسٹر بادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی - اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہو گئے بمبئی مین چندہ دستگیری کھلا +

الہ آباد مین طاعون کا زور ہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین -

گورداسپور مین پچھلے ہفتہ ۱۱۰۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶ - شاہ پور مین ۱۸۲۱ +

ہفتہ مختتمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۲ لاکھ ۹۰ ہزار نوسو روپیہ تھی - (عام)

تین اقوام کا اتفاق یا اتحاد

جنگ روس و جاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہو کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ معظم دام اقبالہٗ اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت ملتا ہو اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہماری بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح الشان نے بیرن ڈسٹورنیلز صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قومون کی باہمی سرد مہری خرابی واقع ہو رہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہئے کہ متفق ہو کر اسکو گھٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پریس کے ہاتھ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گھٹا اور بڑھا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بھی شامل ہے تن من کو شان ہو کر اس فرض کو ادا کرینگے دوران کلام مین آپنے روس و جاپان مین لڑائی ہونے پر بہت درد اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتھ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد منفرد طور پر منحصر ہین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے +

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہوئین تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ہو سکے اس آگ کو ٹھنڈا کرنے مین جدوجہد کوشش کرین

حضور ممدوح کے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تہ دل سے اس واقعت کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہو کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود فرو ہو جاویگی +

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بزور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے علیحدہ رہنے کی شرائط کی پابندی کما حقہٗ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی ہے - روس کی ان تند اور نیم سرکاری ہمکیون اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سررشتہ انتظامیہ کا شائع کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے التجا کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہئے اور کسی کی طرفداری ہرگز نہ چاہئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جانے پر تہ دل سے اظہار رنج وافسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہو کہ یہ لڑائی جلد ختم ہو جاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہئے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جا سکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام بنی آدم کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے +

روسیون نے خبر رسانی کا ایک محکمہ خاص شنگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے +

ولاڈیوسٹک مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بہاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین +

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پہر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاڑ گئے اور خبردار ہو گئے مگر تاہم ایک تارپیڈو بوٹ روسیون کا غرق ہو گیا -

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج معہ توپ خانہ آئی تھی +

۸۰۰۰ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگوٹک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے -

روسیون کا ایک گروہ اس لئے سرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نکر سکا اس مین سے تین عورتون کو توپ سے اڑایا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین

روس مین جنگی بیڑے کی مرمت کے لئے قومی چندہ کہلا بندرہ لاکھ

قول صحیح زیر طبع ہے - سرالشہادتین دوبارہ چھپ کر طیار ہو گئی قیمت وہی ہے علاوہ محصولڈاک + برادران احمدیہ سے التماس - سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی اپنی بعض ضروریات

فہرست مبائعین حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جنہوں نے طاعون کے سبب سے بذریعہ خطوط بیعت کی

ساکن ٹبہ معماران شہر سیالکوٹ
شاہ بیگم زوجہ دیوان شاہ صاحب
زینب بی بی والدہ " "
رضیہ بیگم دختر " "
رقیہ بیگم دختر " "
محرم بی بی زوجہ چراغ سید بخت آور
دختر چراغ سید
محمد نوید ولد چراغ شاہ
علی اصغر ولد چراغ شاہ
نذیر بیگم دختر چراغ شاہ
جنت بی بی زوجہ خیر علی شاہ احمدی

ساکن گھنوکے ضلع سیالکوٹ
میاں عطر دین ولد الٰہی بخش
محمد دین ولد احمد
نتھا ولد کریم بخش
علی محمد " "
غلام محمد نتھے خان
شہاب الدین ولد بہولا
محمد دین ولد الٰہ دتا
محمد خان ولد فتح محمد
اہلیہ کرم الٰہی ولد علی محمد ساکن قلعہ صوبا سنگھ
عمر الدین ولد قادر بخش " "
اللہ رکھا ولد غلام کشمیری " "
عبدالحق " غلام محمد " "
الٰہ دتا ولد جواہر گھٹیالیاں
مولا داد ولد شاہ محمد سکنہ بہوڑی
الٰہ بخش ولد جیون ساکن گھنوکے
دولو " بوڑا " "
کریم بخش " محکم الدین " "
نبی بخش " بوٹا " "
امام الدین " الٰہی بخش " "
محمد بی بی بنت دولو جٹ " "
سہاگن زوجہ شمس الدین " "

[illegible]

سردار ولد دولو ساکن گھنوکے
سربلند " جلال الدین "
شہاب الدین " فضل "
غلام محمد " حاکم "
شاب ولد بہولا "
چوغطہ " عمر بخش "
وزیرا ولد " "
پیراندتا ولد رحیم بخش "
پیراندتا ولد جیون
حافظ صوبا ولد فضل دین "
خیر الدین صاحب "
شادی ولد روڈا "
بوٹا ولد نتھا "
نواب الدین ولد علم الدین
علی گوہر ولد سردار
اسنا " احمد یار
میاں فضل دین ولد دتا
الٰہی بخش ولد فضل دین "
محمد ولد بڈھا - دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
علی گوہر ولد منگل تونڈی
نبی بخش ولد دولو بیہنی
لارو ولد فاور سنام
بدرالدین مالیر کوٹلہ
شیرو بیہنی
قادر دین سندھی غنگا
نواب ولد کیسر
کبیر خان
فتح دین
جانی شاہ پور وسوہا
علی محمد ولد لیکر اٹھوال - گورداسپور
عبدالجلیل ولد قدرت خان قادیان
اہلیہ الٰہ دتا رسالہ جنگو جہلم
محمد دین ولد قادر بخش سنگوئی

عبدالکریم ولد میاں محمد دین چکوالہ
برکت علی " غلام نبی
امام الدین ولد خدا یار باسی والہ سیالکوٹ
عبداللہ " سیرامین پور
محمد حسین ولد محمد عمر ٹرپی
فضل داد ولد ولاینا
عبدالسلام مہار پنور
محمد سالم ایپری ضلع منٹگمری
الٰہ دتا ولد مراد بخش ڈہوڈن سیالکوٹ
امام الدین
ماہیا

فضل دین ولد نتھا ساہکر
محمد دین فضل دین
احمد دین ولد محمد رمضان "
ضلع سیالکوٹ

[illegible]

نقل چٹھی جو ایک فوجی افسر صاحب کی طرف سے مرحوم رحمت علی صاحب کو ان کے حسن خدمات کے اعتراف میں لکھی گئی تھی

Camp Burao
6th Aug. '03

Hospital Assistant Rahmat Ali served with the Punjab Mounted Infantry from Nov. '02 to July 1903 and I have great pleasure in acknowledging his services. He has given every satisfaction. His tact has endeared him to the men and we officers have always had the highest opinion of him and we are sorry to lose him.

He has had a long time knocking about in these parts and deserved a well-earned rest. He is anxious to get Civil appointment, and I trust will succeed and I confidently recommend him to His Majesty's Consul-General

(Sd) G.W. Rawlins
late Comdt. P.M.I.

True Copy
Mumtaz Ali Khan
B/69 Native Field Hospital
2nd. Brigade
Somali Land Fd. Force.
Via Aden & Berbera.

ترجمہ

کیمپ بوراٹو

۱۲ اگست ۱۹۰۳ء

رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری کے ساتھ نومبر ۱۹۰۲ء سے جولائی ۱۹۰۳ء تک کام کرتا رہا ہے اور مجھے اس کی خدمات کا اعتراف کرنے میں نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے وہ ہر طرح سے اپنے کام میں قابل قدر تسلی اور تشفی دے چکا ہے اور اس کے پیشہ اور سلوک نے تمام آدمیوں کو گرویدہ بنا لیا ہے اور ہم افسر ان اس کی نسبت ایک اعلیٰ حسن ظن رکھتے ہیں اور اس کی علیحدگی پر متاسف ہیں۔

وہ عرصہ دراز سے ان اطراف میں مختلف جگہ کام کرتا رہا ہے اور وہ مستحق ہے کہ اس کو وہ آرام دیا جاوے جس کو اس نے بڑی محنت سے کمایا ہے وہ کسی سول ملازمت کا اب خواہشمند ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاوے گا اور میں بڑے وثوق سے اعلیٰ حضور قیصر ہند کے کونسل جنرل کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں۔

دستخط۔ جی۔ ڈبلیو۔ رالنس
منیجر
سابق کمانڈنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری